(1)

8989

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں!
ایک ملک کی کرنسی کو دوسرے ملک کی کرنسی کے عوض اُدھار پر زیادتی کے ساتھ فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟
مثلاً: کسی کو بیس لاکھ روپے کا ایرانی کرنسی دیکر اُس سے ایک ماہ بعد اکیس لاکھ روپے پاکستانی کرنسی لینا۔

دارالافتاء
نمبر ۴۰/۱۳۳۸

بینوا وتوجروا.

المستفتی: نورالحق

رابطہ نمبر: 0300-3506273

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

ایک ملک کی کرنسی کو دوسرے ملک کی کرنسی کے عوض اُدھار پر کمی زیادتی کے ساتھ فروخت کرنا جائز ہے البتہ اس معاملے کے درست ہونے کے لئے درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

(الف)۔۔۔دونوں کرنسیوں میں سے کسی ایک پر مجلسِ عقد میں قبضہ ضرور کرلیا جائے۔

(ب)۔۔۔کرنسی کی قیمت بازار میں رائج موجودہ قیمت سے زیادہ طے نہ کریں تاکہ اس معاملے کو سود کا حیلہ نہ بنایا جاسکے۔

(ج)۔۔۔کرنسیوں کا ادھار معاملہ کرنے کی حکومت کی طرف سے اجازت ہو۔

مذکورہ شرائط میں سے پہلی دو شرطوں کا لحاظ نہ کرنے کی صورت میں معاملہ بالکل ناجائز ہو جائے گا جبکہ تیسری شرط کا لحاظ نہ کیا جائے تو ملکی قوانین کی خلاف ورزی کا گناہ ہوگا۔(مأخذۂ تبویب ۴۸۵/۱۹)

في بحوث في قضايا فقهية معاصرة (۱/۱۷۱)

ولكن جواز النسيئة في تبادل العملات المختلفة يمكن أن يتخذ حيلة لأكل الربا فمثلا إذا أراد المقرض أن يطالب بعشر ربيات على المائة المقرضة فإنه يبيع مئة ربية نسيئة بمقدار من الدولارات التي تساوي مئة وعشر ربيات وسدا لهذا الباب فإنه ينبغي أن يقيد جواز النسيئة في بيع العملات أن يقع ذلك على سعر سوق السائد عند العقد. واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

نعمان داؤد

نعمان داؤد

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۲ھ

۲۶ فروری ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف
۲۲/۳/۳۲

نائب مفتی ... دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح
۲۲/۳/۳۲ھ

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۱۳۳۸/۴۰
مورخہ ۲۲/۳/۳۲
۲۶/۲/۱۱
جامعہ دارالعلوم کراچی